## اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 330:

# مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

## مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم:

عام حالات میں اصل حکم یہی ہے کہ نمازِ جنازہ مسجد کی بجائے جنازہ گاہ، عید گاہ، کھلے میدان یا کسی اور مناسب جگہ ادا کی جائے، یہی بہتر، مناسب اور جائز طریقہ ہے۔ جہاں تک مسجد میں نمازِ جنازہ کی ادائیگی کا مسئلہ ہے تو اس کی متعدد صورتیں ہیں، ذیل میں ہر صورت اور اس کا حکم تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ نمازِ جنازہ اس طرح ادا کی جائے کہ جنازہ بھی مسجد میں ہو، اور امام اور مقتدی حضرات بھی مسجد میں ہوں، عام حالات میں یہ صورت بالاتفاق ناجائز ہے۔(امداد المفتین) اس لیے کسی شدید عذر کے بغیر اس سے اجتناب کرنا چاہیے، البتہ شدید مجبوری میں یہ صورت جائز ہے، جیسے کہ مسجد کے باہر کوئی مناسب جگہ میسر نہ ہو یا شدید بارش کی وجہ سے مسجد کے باہر نمازِ جنازہ کی ادائیگی مشکل ہو، وغیرہ۔

2۔ نمازِ جنازہ اس طرح ادا کی جائے کہ جنازہ مسجد کے باہر ہو جبکہ امام اور مقتدی حضرات مسجد کے اندر ہوں تو یہ صورت بھی عام حالات میں مکروہ ہے، لیکن اس کی کراہت پہلی صورت کے مقابلے میں کم ہے، البتہ مجبوری میں یہ صورت بھی جائز ہے، جبکہ بعض حضرات اہلِ علم اس صورت کے جواز کے قائل ہیں، جیسا کہ آگے ذکر کیے جانے والے جامعہ دار العلوم کراچی کے فتوے میں اس کی صراحت موجود ہے۔

3۔ نمازِ جنازہ اس طرح ادا کی جائے کہ جنازہ بھی مسجد کے باہر ہو اور اس کے ساتھ امام اور چند مقتدی بھی مسجد کے باہر ہوں، جبکہ باقی مقتدی مسجد کے اندر ہوں، تو اس صورت سے متعلق حضرات اکابر اہلِ علم کی دو آرا ہیں، حضرت علامہ شامی رحمہ اللہ نے "رد المحتار" میں اس کو بھی مکروہ قرار دیا ہے اور انھی کی پیروی میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے "امداد الفتاویٰ 1/ 614" میں اس کو مکروہ لکھا ہے، ساتھ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس صورت میں صرف انھی افراد کی نمازِ جنازہ مکروہ کہلائے گی جو کہ مسجد میں ہیں۔

جبکہ بعض دیگر اہلِ علم اس صورت کو جائز قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ "عنایہ شرح ہدایہ" میں اس صورت کو بالاتفاق جائز لکھا ہے، اس لیے یہ صورت جائز تو ہے البتہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو اس سے بھی اجتناب کرنا بہتر اور

احتیاط ہے، جیسا کہ استاد محترم مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دام ظلہم مشہور کتاب ''احکامِ میت'' کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اگر یہ صورت ہو کہ جنازہ اور امام مع کچھ مقتدیوں کے مسجد سے باہر ہوں اور باقی مقتدی اندر رہوں تو اس صورت کو بھی علامہ شامی اور صاحبِ ''درِ مختار'' نے مکروہ قرار دیا ہے، لیکن ''امداد المفتین'' میں ''فتاویٰ بزازیہ'' کے حوالے سے اسے جائز لکھا ہے، لہٰذا احتیاط بہر حال اس میں ہے کہ بلا عذر اس صورت سے بھی اجتناب کیا جائے۔'' (احکامِ میت صفحہ 128، عنوان: مسجد اور وہ مقامات جن میں نمازِ جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے۔ مکتبہ فاروقیہ)

## خلاصہ:

خلاصہ یہ کہ عام حالات میں بہتر اور محتاط طریقہ یہی ہے کہ مسجد میں نمازِ جنازہ کی تمام صورتوں سے اجتناب کیا جائے، البتہ جہاں عذر ہو تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق عمل کر لیا جائے۔ اس کی مزید تفصیل اور وضاحت کے لیے جامعہ دار العلوم کراچی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

[تفصیل کے بعد تحریر فرماتے ہیں:] ''علامہ شامی اور علامہ ابن الہمام وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے پہلے قول (یعنی مسجد میں نمازِ جنازہ علی الاطلاق مکروہ ہے) کو راجح قرار دیا ہے، جبکہ بعض فقہاء و مشائخ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے کہ اگر میت مسجد سے باہر ہو تو اس صورت میں کوئی کراہت نہیں، بلکہ ''عنایہ'' وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر امام اور کچھ مقتدی بھی باہر ہوں تو یہ صورت بالاتفاق مکروہ نہیں۔

یہ تو فقہاء کرامؒ کے اقوال ہو گئے، لیکن دوسری طرف بڑھتی ہوئی آبادی اور دیگر مسائل کی وجہ سے قریب قریب میں میدان ختم ہو گئے یا ان میدانوں میں سستی اور کاہلی کی وجہ سے لوگوں کا آنا جانا کم ہو گیا، یا دیگر عوارض کی وجہ سے ان میدانوں میں نمازِ جنازہ پڑھنے میں کافی دشواریاں پیش آ رہی ہیں اور مسائل و مشکلات کا سامنا ہے، راستوں اور سڑکوں پر بھی نمازِ جنازہ ادا کرنا شرعًا منع ہے، لہٰذا عام حالات میں بہتر اور احوط تو یہی ہے کہ مسجد میں نمازِ جنازہ کی تمام صورتوں سے اجتناب کیا جائے اور مسجد سے باہر ہی نمازِ جنازہ پڑھی جائے، لیکن مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر اگر میت مسجد سے باہر ہو اور امام اور مقتدی مسجد میں ہوں، یا امام اور کچھ

مقتدی بھی امام کے ساتھ مسجد سے باہر صف بنائیں، تو یہ بھی جائز ہے، بلکہ ''عنایہ'' وغیرہ میں اس کو (یعنی جبکہ میت مسجد سے باہر ہو، اور امام اور کچھ مقتدی بھی امام کے ساتھ مسجد سے باہر صف بنائیں) حضراتِ فقہائے احناف کا اتفاقی قول قرار دیا ہے۔'' (فتویٰ نمبر:14/ 3325)

# احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات

- **موطأ امام محمد:**

314- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: مَا صُلِّيَ عَلَى عُمَرَ إِلا فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يُصَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَذَلِكَ بَلَغَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَوْضِعُ الْجِنَازَةِ بِالْمَدِينَةِ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ فِيهِ. (بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ)

- **مسند احمد:**

9730- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ».

- **مصنف ابن ابی شیبہ:**

12097- حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا صلاة لَهُ».

- **سنن ابن ماجہ:**

1517- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ».

- **صحیح البخاری:**

1245- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

- **زاد المعاد:**

وَلَمْ يَكُنْ مِنْ هَدْيِهِ الرّاتِبِ الصّلَاةُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، وَإِنّمَا كَانَ يُصَلّي عَلَى الْجِنَازَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ، وَرُبّمَا كَانَ يُصَلّي أَحْيَانًا عَلَى الْمَيّتِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا صَلّى عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ وَأَخِيهِ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ سُنّتَهُ وَعَادَتَهُ. (حُكْمُ الصّلَاةِ عَلَى الْمَيّتِ فِي الْمَسْجِدِ)

- **الدر المختار:**

(وَكُرِهَتْ تَحْرِيمًا) وَقِيلَ: تَنْزِيهًا (فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ هُوَ) أَيِ الْمَيِّتُ (فِيهِ) وَحْدَهُ أَوْ مَعَ الْقَوْمِ. (وَاخْتُلِفَ فِي الْخَارِجَةِ) عَنِ الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ أَوْ مَعَ بَعْضِ الْقَوْمِ، (وَالْمُخْتَارُ الْكَرَاهَةُ) مُطْلَقًا، «خُلَاصَةٌ»، بِنَاءً عَلَى أَنَّ الْمَسْجِدَ إِنَّمَا بُنِيَ لِلْمَكْتُوبَةِ وَتَوَابِعِهَا كَنَافِلَةٍ وَذِكْرٍ وَتَدْرِيسِ عِلْمٍ، وَهُوَ الْمُوَافِقُ لِإِطْلَاقِ حَدِيثِ أَبِي دَاوُد: «مَنْ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ» .

- **رد المحتار:**

مَطْلَبٌ فِي كَرَاهَةِ صَلَاةِ الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ:

(قَوْلُهُ: وَقِيلَ: تَنْزِيهًا) رَجَّحَهُ الْمُحَقِّقُ ابْنُ الْهُمَامِ وَأَطَالَ، وَوَافَقَهُ تِلْمِيذُهُ الْعَلَّامَةُ ابْنُ أَمِيرِ حَاجٍّ، وَخَالَفَهُ تِلْمِيذُهُ الثَّانِي الْحَافِظُ الزَّيْنِيُّ قَاسِمٌ فِي فَتْوَاهُ بِرِسَالَةٍ خَاصَّةٍ، فَرَجَّحَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ؛ لِإِطْلَاقِ الْمَنْعِ فِي قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي «مُوَطَّئِهِ»: لَا يُصَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي مَسْجِدٍ. وَقَالَ الْإِمَامُ الطَّحَاوِيُّ: النَّهْيُ عَنْهَا وَكَرَاهِيَتُهَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ أَيْضًا وَأَطَالَ، وَحَقَّقَ أَنَّ الْجَوَازَ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ، وَتَبِعَهُ فِي الْبَحْرِ، وَانْتَصَرَ لَهُ أَيْضًا سَيِّدِي عَبْدُ الْغَنِيِّ فِي رِسَالَةٍ سَمَّاهَا «نُزْهَةَ الْوَاجِدِ فِي حُكْمِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ». (قَوْلُهُ: فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ) أَيِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، وَمَسْجِدِ الْمَحَلَّةِ، قُهُسْتَانِيٌّ. وَتُكْرَهُ أَيْضًا فِي الشَّارِعِ وَأَرْضِ النَّاسِ كَمَا فِي «الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ» عَنِ «الْمُضْمَرَاتِ»، وَكَمَا تُكْرَهُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا فِي الْمَسْجِدِ يُكْرَهُ إِدْخَالُهَا فِيهِ، كَمَا نَقَلَهُ الشَّيْخُ قَاسِمٌ. (قَوْلُهُ: أَوْ مَعَ الْقَوْمِ) أَيْ كُلًّا أَوْ بَعْضًا بِنَاءً عَلَى أَنَّ أَلْ فِي الْقَوْمِ جِنْسِيَّةٌ. اهـ ح (قَوْلُهُ: مُطْلَقًا) أَيْ فِي جَمِيعِ الصُّوَرِ الْمُتَقَدِّمَةِ كَمَا فِي «الْفَتْحِ» عَنِ «الْخُلَاصَةِ». وَفِي «مُخْتَارَاتِ النَّوَازِلِ»: سَوَاءٌ كَانَ الْمَيِّتُ فِيهِ أَوْ خَارِجَهُ، هُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا يُكْرَهُ إِذَا كَانَ الْمَيِّتُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ. (قَوْلُهُ: بِنَاءً عَلَى أَنَّ الْمَسْجِدَ إِلَخْ) أَمَّا إِذَا عَلَّلْنَا بِخَوْفِ تَلْوِيثِ الْمَسْجِدِ فَلَا يُكْرَهُ إِذَا كَانَ الْمَيِّتُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ أَوْ مَعَ

بَعْضِ الْقَوْمِ اهـ ح. قَالَ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ»: وَإِلَيْهِ مَالَ فِي «الْمَبْسُوطِ» وَ«الْمُحِيطِ»، وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ، وَهُوَ الْمُخْتَارُ. اهـ. قُلْت: بَلْ ذَكَرَ فِي «غَايَةِ الْبَيَانِ» وَ«الْعِنَايَةِ» أَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِيهَا بِالِاتِّفَاقِ، لَكِنْ رَدَّهُ فِي «الْبَحْرِ». وَأَجَابَ فِي «النَّهْرِ» بِحَمْلِ الِاتِّفَاقِ عَلَى عَدَمِ الْكَرَاهَةِ فِي حَقِّ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ، وَمَا مَرَّ فِي حَقِّ مَنْ كَانَ دَاخِلَهُ. ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ التَّعْلِيلَ الْأَوَّلَ فِيهِ خَفَاءٌ؛ إذْ لَا شَكَّ أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ وَذِكْرٌ، وَهُمَا مِمَّا بُنِيَ لَهُ الْمَسْجِدُ، وَإِلَّا لَزِمَ الْمَنْعُ عَنِ الدُّعَاءِ فِيهِ لِنَحْوِ الِاسْتِسْقَاءِ وَالْكُسُوفِ مَعَ أَنَّ الْوَارِدَ فِي ذَلِكَ مَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ: أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ ضَالَّةً فَقَالَ ﷺ: «لَا وَجَدْت، إنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ». فَلْيُتَأَمَّلْ ..... إذَا عَلِمْت ذَلِكَ فَلَا يَخْفَى أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْمَيِّتِ فِعْلٌ لَا أَثَرَ لَهُ فِي الْمَفْعُولِ، وَإِنَّمَا يَقُومُ بِالْمُصَلِّي، فَقَوْلُهُ: «مَنْ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فِي مَسْجِدٍ» يَقْتَضِي كَوْنَ الْمُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَيِّتُ فِيهِ أَوْ لَا، فَيُكْرَهُ ذَلِكَ أَخْذًا مِنْ مَنْطُوقِ الْحَدِيثِ، وَيُؤَيِّدُهُ مَا ذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ فِي رِسَالَتِهِ مِنْ أَنَّهُ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا نَعَى النَّجَاشِيَّ إلَى أَصْحَابِهِ خَرَجَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فِي الْمُصَلَّى. قَالَ: وَلَوْ جَازَتْ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يَكُنْ لِلْخُرُوجِ مَعْنًى اهـ مَعَ أَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ. وَبَقِيَ مَا إذَا كَانَ الْمُصَلِّي خَارِجَهُ وَالْمَيِّتُ فِيهِ، وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى عَدَمِ كَرَاهَتِهِ؛ لِأَنَّ الْمَفْهُومَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُعْتَبَرٍ فِي غَيْرِ ذَلِكَ، بَلْ قَدْ يُسْتَدَلُّ عَلَى الْكَرَاهَةِ بِدَلَالَةِ النَّصِّ؛ لِأَنَّهُ إذَا كُرِهَتْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فِيهِ مَعَ أَنَّ الصَّلَاةَ ذِكْرٌ وَدُعَاءٌ يُكْرَهُ إدْخَالُهُ فِيهِ بِالْأَوْلَى؛ لِأَنَّهُ عَبَثٌ مَحْضٌ وَلَا سِيَّمَا عَلَى كَوْنِ عِلَّةِ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ خَشْيَةَ تَلْوِيثِ الْمَسْجِدِ. وَبِهَذَا التَّقْرِيرِ ظَهَرَ أَنَّ الْحَدِيثَ مُؤَيِّدٌ لِلْقَوْلِ الْمُخْتَارِ مِنْ إطْلَاقِ الْكَرَاهَةِ الَّذِي هُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ كَمَا قَدَّمْنَاهُ، فَاغْتَنِمْ هَذَا التَّحْرِيرَ الْفَرِيدَ فَإِنَّهُ مِمَّا فَتَحَ بِهِ الْمَوْلَى عَلَى أَضْعَفِ خَلْقِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَلِكَ. (قَوْلُهُ: «فَلَا صَلَاةَ لَهُ») هَذِهِ رِوَايَةُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَرِوَايَةُ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُد: «فَلَا شَيْءَ لَهُ»، وَابْنِ مَاجَهْ: «فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ»، وَرَوَى: «فَلَا أَجْرَ لَهُ»، وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: هِيَ خَطَأٌ فَاحِشٌ، وَالصَّحِيحُ: «فَلَا شَيْءَ لَهُ»، وَتَمَامُهُ فِي حَاشِيَةِ نُوحٍ أَفَنْدِي وَالْمَدَنِيِّ، وَلَيْسَ الْحَدِيثُ نَهْيًا غَيْرَ مَصْرُوفٍ وَلَا مَقْرُونًا بِوَعِيدٍ؛ لِأَنَّ سَلْبَ الْأَجْرِ لَا يَسْتَلْزِمُ ثُبُوتَ اسْتِحْقَاقِ الْعِقَابِ لِجَوَازِ الْإِبَاحَةِ. وَقَدْ يُقَالُ: إنَّ الصَّلَاةَ نَفْسَهَا سَبَبٌ مَوْضُوعٌ لِلثَّوَابِ فَسَلْبُهُ مَعَ فِعْلِهَا لَا يَكُونُ إلَّا بِاعْتِبَارِ مَا يَقْتَرِنُ بِهَا مِنْ إثْمٍ يُقَاوِمُ ذَلِكَ، وَفِيهِ نَظَرٌ، كَذَا فِي «الْفَتْحِ»، وَكَذَا يُقَالُ فِي رِوَايَةِ: «فَلَا صَلَاةَ لَهُ»؛ لِأَنَّهُ

عُلِمَ قَطْعًا أَنَّهَا صَحِيحَةٌ فَهِيَ مِثْلُ: «لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ»، بَلْ تَأْوِيلُ هَذِهِ الرِّوَايَةِ أَقْرَبُ: أَيْ لَا صَلَاةَ كَامِلَةٌ، فَلَا تُنَافِي ثُبُوتَ أَصْلِ الثَّوَابِ. وَبِهِ انْدَفَعَ مَا فِي «الْبَحْرِ» مِنْ أَنَّ هَذِهِ الرِّوَايَةَ تُؤَيِّدُ الْقَوْلَ بِكَرَاهَةِ التَّحْرِيمِ. [تَتِمَّةٌ]: إِنَّمَا تُكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ بِلَا عُذْرٍ، فَإِنْ كَانَ فَلَا، وَمِنَ الْأَعْذَارِ الْمَطَرُ كَمَا فِي «الْخَانِيَّةِ»، وَالِاعْتِكَافُ كَمَا فِي الْمَبْسُوطِ، كَذَا فِي «الْحِلْيَةِ» وَغَيْرِهَا. وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ اعْتِكَافُ الْوَلِيِّ وَنَحْوِهِ مِمَّنْ لَهُ حَقُّ التَّقَدُّمِ، وَلِغَيْرِهِ الصَّلَاةُ مَعَهُ تَبَعًا لَهُ، وَإِلَّا لَزِمَ أَنْ لَا يُصَلِّيَهَا غَيْرُهُ وَهُوَ بَعِيدٌ؛ لِأَنَّ إِثْمَ الْإِدْخَالِ وَالصَّلَاةِ ارْتَفَعَ بِالْعُذْرِ، تَأَمَّلْ، وَانْظُرْ هَلْ يُقَالُ: إِنَّ مِنَ الْعُذْرِ مَا جَرَتْ بِهِ الْعَادَةُ فِي بِلَادِنَا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهَا فِي الْمَسْجِدِ لِتَعَذُّرِ غَيْرِهِ أَوْ تَعَسُّرِهِ بِسَبَبِ انْدِرَاسِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي عَلَيْهَا فِيهَا، فَمَنْ حَضَرَهَا فِي الْمَسْجِدِ إِنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا مَعَ النَّاسِ لَا يُمْكِنُهُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا فِي غَيْرِهِ، وَلَزِمَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ فِي عُمُرِهِ عَلَى جِنَازَةٍ، نَعَمْ قَدْ تُوضَعُ فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ فِي الشَّارِعِ فَيُصَلَّى عَلَيْهَا، وَيَلْزَمُ مِنْهُ فَسَادُهَا مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْمُصَلِّينَ لِعُمُومِ النَّجَاسَةِ وَعَدَمِ خَلْعِهِمْ نِعَالَهُمْ الْمُتَنَجِّسَةَ مَعَ أَنَّا قَدَّمْنَا كَرَاهَتَهَا فِي الشَّارِعِ.

- **عنایہ شرح ہدایہ:**

وَقَوْلُهُ: (وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ) إِذَا كَانَتِ الْجِنَازَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا مَكْرُوهَةٌ بِاتِّفَاقِ أَصْحَابِنَا، وَإِنْ كَانَتِ الْجِنَازَةُ وَالْإِمَامُ وَبَعْضُ الْقَوْمِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ وَالْبَاقِي فِيهِ لَمْ تُكْرَهْ بِالِاتِّفَاقِ، وَإِنْ كَانَتِ الْجِنَازَةُ وَحْدَهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَفِيهِ اخْتِلَافُ الْمَشَايِخِ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا يُكْرَهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ؛ لِمَا رُوِيَ ..... وَعِنْدَنَا: إِذَا كَانَتِ الْجِنَازَةُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ لَمْ يُكْرَهْ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ عَلَيْهَا فِي الْمَسْجِدِ؛ لِمَا نَذْكُرُهُ. (فصل في الصلاة على الميت)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

20 ذوالحجہ 1441ھ/11 اگست 2020

03362579499